دعوتِ اسلامی کی کامیابی کا راستہ

تربیت گاہِ جماعتِ اسلامی میں سوال و جواب کی ایک محفل

(۲)

فارغ کارکنوں کی اُلجھن

سوال :۔ "تحریکِ اسلامی کے فارغ کارکن بالعموم اس اُلجھن کو محسوس کرتے ہیں کہ ان کے روزمرہ کے کام کا نتیجہ محسوس طور پر یا اعداد و شمار میں واضح طور پر ظاہر نہیں ہوتا۔ بعض اوقات دن بھر میں ایک ہی ملاقات ہوتی ہے یا سفر کر کے دُور دیہات میں جانے کے بعد مجوزہ پروگرام نہیں بنتا یا آدمی نہیں ملتا۔ تحریک کے رفقاء توقع رکھتے ہیں کہ جب ایک کارکن فارغ کر دیا گیا ہے تو کام کا نتیجہ محسوس طور پر اعداد و شمار میں آنا چاہیے۔ اس اُلجھن کا علاج کیا ہے؟"

جواب :۔ اس اُلجھن کے دو پہلو ہیں اور دونوں پہلوؤں کا علاج ہونا چاہیے۔ ایک پہلو تو ہے اُس شخص کی اُلجھن کا جو فارغ کارکن ہے، اور ایک پہلو ہے اُن لوگوں کی اُلجھن کا جو اس کارکن کو تحریک کا کام کرنے کے لیے فارغ کرتے ہیں، اُس کی کفالت کے لیے مال فراہم کرتے ہیں، اور اس کے بعد یہ دیکھتے ہیں کہ وہ کام کر رہا ہے یا نہیں، اور اگر کر رہا ہے تو کس طرح کر رہا ہے۔

جہاں تک پہلی چیز کا تعلق ہے سب سے پہلے ہر فارغ کارکن کو خود اپنا بے لاگ محاسبہ کر کے دیکھنا چاہیے کہ جب میں اسلام کے کام کے لیے فارغ کیا گیا ہوں اور میری ضروریات کا بوجھ جماعت نے اپنے ذمّے لے لیا ہے تو کیا میں اس کا حق ادا کر رہا ہوں؟ یہ محاسبہ اُسے عند اللہ اپنی جواب دہی کا احساس کرتے ہوئے کرنا چاہیے۔ اگر اس کا اپنا ضمیر یہ محسوس کرے کہ ادائے حق میں وہ کوتاہی کر رہا ہے تو اسے خود اپنی اصلاح کرنی چاہیے، خواہ جماعت اس کا محاسبہ کرے یا نہ کرے۔ کیونکہ کوئی اور جانے یا نہ جانے، وہ خدا

تو اُس کی کوتاہی کو جانتا ہے جو عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ جماعت کو وہ بڑے معقول دلائل دے کر مطمئن کر سکتا ہے، مگر خدا کو تو کسی طرح دھوکا نہیں دے سکتا۔ اُسے اِس سارے معاملہ پر اس لحاظ سے سوچنا چاہیے کہ اُس وقت وہ کیا جواب دے گا جب اس سے پوچھا جائے گا کہ اللہ کے بندے، تیرے لیے ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کا انتظام بھی کر دیا گیا اور ہمارے کام کے لیے تجھے فکرِ معاش سے بھی فارغ کر دیا گیا، پھر بھی تو نے اس کام میں جان نہ لڑائی! اس طرح اپنا محاسبہ کر کے ہر فارغ کارکن اپنی اُلجھن کو خود دُور کر سکتا ہے۔

رہی اُن لوگوں کی اُلجھن جو اسے فارغ کرتے ہیں، تو اُن کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کوئی معمار کا کام تو ہے نہیں کہ روز آپ آکر گِن لیں کہ آج کتنی اینٹیں رکھی گئیں۔ اِس حساب سے اگر آپ نے دیکھنا شروع کیا تو ظاہر بات ہے کہ کوئی فارغ کارکن بھی، امیرِ جماعت سمیت، اِس قابل نہیں رہے گا کہ اپنے کام سے آپ کو مطمئن کر سکے۔ آپ کو صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ فارغ کارکن اپنا وقت اور اپنی محنت فرض شناسی اور دل کی لگن کے ساتھ اُسی کام میں صَرف کر رہا ہے یا نہیں جس کے لیے اُسے فارغ کیا گیا ہے؟ وہ فضول کاموں میں تو اپنا وقت ضائع نہیں کر رہا ہے؟ وہ جماعت سے معاوضہ لے کر اپنے ذاتی مقاصد کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں تو لگا نہیں رہتا؟ ایسی کوئی شکایت اُس سے نہ ہو تو آپ اِس لحاظ سے اس کے کام کو نہ جانچیں کہ اس کی کوششوں سے نتائج کس قدر برآمد ہوئے ہیں۔ یہ کام تو ایسا ہے کہ بسا اوقات ہفتوں اور مہینوں ہی نہیں، برسوں ایک شخص اپنی جان کھپاتا رہتا ہے اور پھر بھی ایسے نتائج برآمد نہیں ہوتے جنھیں ناپ کر اور تول کر دیکھا جا سکے۔ دعوت ہزارہا آدمیوں تک پہنچائی جاتی ہے مگر صرف چند آدمی اسے قبول کرتے ہیں، اور اُن کے بارے میں بھی یہ ضمانت کسی کے پاس نہیں ہوتی کہ وہ کتنے مخلص ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے انبیاء کو بھی ان کی مساعی کے نتائج اور ماحصل کے لحاظ سے نہیں جانچا ہے، بلکہ صرف اس لحاظ سے جانچا ہے کہ انھوں نے اپنا فرض کماحقہٗ ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ نتائج کے لحاظ سے جانچا جاتا تو معاذ اللہ وہ انبیاء تک ناکام قرار پاتے جن کی کوششوں سے کوئی ایک شخص بھی ایمان نہ لایا۔ حضرت لوطؑ ہی کی مثال دیکھ لیجیے جن کے متعلق قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ۔ "ہم نے وہاں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا"۔ اور یہ گھر خود حضرت لوطؑ کا تھا جس میں اُن کی بیوی تک عذاب کی مستحق پائی گئی۔

جماعت پر جمود کیوں طاری ہے اور اس کا علاج کیا ہے؟

سوال: "ایک طرف تحریکِ اسلامی پورے عالم میں تیزی کے ساتھ متعارف ہو رہی ہے حتیٰ کہ کمیونسٹ